پُپا پکچرز کا

ताज महल

تاج محل

جیسے
پیا پیا پیا ۔ دھڑکے جیا جیا جیا ۔
[illegible] باتیں، بتا نا نا نا ۔ میٹھی میٹھی باتیں بنا نا نا نا

اداکاران

بینا رائے ۔ پردیپ کمار
رحمان ۔ جیون

قیمت چھ نئے پیسے

رتن اینڈ کو بکسیلرز دریبہ کلاں دہلی

تاج محل فلم کے گانے

گانا نمبر ۱

جو بات تجھ میں ہے تیری تصویر میں نہیں ـ رنگوں میں تیرا عکس ڈھلا تو نہ ڈھل سکی
سانسوں کی آنچ جسم کی خوشبو نہ ڈھل سکی ـ تجھ میں جو لوچ ہے میری تحریر میں نہیں
بے جان حسن میں کہاں رفتار کی ادا ـ انکار کی ادا ہے نہ اقرار کی ادا
کوئی لچک بھی زلف گرہ گیر میں نہیں
دنیا میں کوئی چیز نہیں ہے تیری طرح ـ پھر ایک بار سامنے آ جا کسی طرح
کیا اور اک جھلک میری تقدیر میں نہیں ـ جو بات ـــ

گانا نمبر ۲: ـ پاؤں چھو لینے دو پھولوں کو عنایت ہوگی
ورنہ ہم کو نہیں ان کو بھی شکایت ہوگی
آپ جو پھول بچھائیں انہیں ہم ٹھکرائیں ـ ہم کو ڈر ہے کہ یہ توہین محبت ہوگی
دل کی بے چین امنگوں پہ کرم فرماؤ ـ اتنا رک رک کے چلو گی تو قیامت ہوگی
شرم روکے ہے ادھر شوق ادھر کھینچے ہے ـ کیا خبر تھی کبھی اس دل کی یہ حالت ہوگی
شرم غیروں سے ہوا کرتی ہے اپنوں سے نہیں ـ شرم ہم سے بھی کرو گی تو قیامت ہوگی

گانا نمبر ۳: ـ جو وعدہ کیا وہ نبھانا پڑے گا
روکے زمانہ چاہے روکے خدائی ـــ تم کو آنا پڑے گا
ترستی نگاہوں نے آواز دی ہے ـ محبت کی راہوں نے آواز دی ہے
جان حیا جان ادا چھوڑو ترسانا ـ تم کو آنا پڑیگا
یہ مانا ہمیں جان سے جانا پڑے گا
پر یہ سمجھ لو تم نے جب بھی پکارا ـ ہم کو آنا پڑے گا
ہم اپنی وفا پر نہ الزام لیں گے ـ تمہیں دل دیا ہے تمہیں جان بھی دیں گے

جب عشق کا سودا کیا پھر کیا گھبرانا ۔ ہمکو آنا پڑے گا
چمکتے ہیں جب تک یہ چاند اور تارے ٹوٹیں گے اب عہد و پیماں ہمارے
ایک دوسرا جب دے صدا ہو کے دیوانہ ۔ ہمکو آنا پڑیگا

گانا نمبر ۴ ۔ اپنے چہرے سے وہ پردہ جو اٹھا دیتے ہیں
رنگ گلزار کے پھولوں کا اڑا دیتے ہیں
بلکہ ان کی نگاہوں میں لب بسے رہتے ہیں ۔ وہ جیسے دیکھ لیں مستانہ بنا دیتے ہیں
بے وفائی سے وفاؤں کا صلہ دیتے ہیں کیسے بیدرد ہیں کیا لیتے ہیں کیا دیتے ہیں
ایسے بیٹھے ہیں کہ جیسے ہمیں دیکھا ہی نہیں یہی انداز تو دیوانہ بنا دیتے ہیں
لعل و گوہر سے حسینوں کو سجا دیتے ہیں ۔ قدرداں ہو نہیں محبت کا صلہ دیتے ہیں
عشق کیا ہے یہ شہنشاہوں سے پوچھے کوئی جس کو تخت حکومت پہ بٹھا دیتے ہیں
جرم الفت پہ ہمیں لوگ سزا دیتے ہیں
کیسے نادان ہیں ۔ شعلوں کو ہوا دیتے ہیں
ہم سے دیوانے کہیں ترک وفا کرتے ہیں ۔ جان جائے کہ رہے بات نبھا دیتے ہیں
اب دولت کے ترازو میں دلوں کو تولیں ۔ ہم محبت سے محبت کا صلہ دیتے ہیں
تخت کیا چیز ہے اور لعل و جواہر کیا ہیں عشق والے تو خدائی بھی لٹا دیتے ہیں
ہم نے دل دے بھی دیا عہد وفا لے بھی لیا
آپ اب شوق سے دے لیں جو سزا دیتے ہیں ۔ جرم الفت ۔

گانا نمبر ۵ ۔ چاندی کا بدن سونے کی نظر اس پر یہ نزاکت کیا کہئے
کس کس پہ تمہارے جلوؤں نے تو ڈھائی ہے قیامت کیا کہئے
گستاخ زباں ۔ گستاخ نظر یہ رنگ طبیعت کیا کہئے
ایسے بھی کہیں اس دنیا میں ہوتی ہے محبت کیا کہئے
آنچل کی دھنک کے سائے میں یہ پھول گلابی چہروں کے

گل بھی ہے گلشن بھی ہے اور تاروں کے جھرمٹ بھی
اس ذوق ہماری نظروں میں کیا چیز ہے جنت کیا کہئے
تم سے نظریں جو ملیں دین و دنیا سے گئے
اک تمنا کے سوا ہر تمنا سے گئے
مست آنکھوں سے جو پی جام و مینا سے گئے
زلف لہرائی جہاں ہم بھی لہرا سے گئے
درس عشق ہیں لیے اس کی پرواہ سے گئے — چاندی —

یوں گرم نگاہیں مت ڈالو یہ جسم پگھل بھی سکتے ہیں
اڑے نہیں کہیں روپ کی ریشم - گرم نہ ڈالو کم کم
آداب نظارہ بھولے ہو تم لوگوں کی وحشت کیا کہئے
تم ہمیں جیت سکو اسکا امکان نہیں خود کو بدنام کریں ہم وہ نادان نہیں
کوئی فرما ہے سنئے ہم پہ احسان نہیں ہم سے کیوں بات کریں جن سے پہچان نہیں
ہمکو ارماں ہے جو ہو ہمکو ارمان نہیں — گستاخ زباں —

جن لوگوں کو تم ٹھکرا کے چلو وہ لوگ بھی قسمت والے ہیں
تم جن کی تمنا کر بیٹھو ان لوگوں کی قسمت کیا کہئے
یہ جوانی یہ ادائیں یوں نہ مغرور ہو تم غرض یہ اتری ہوئی عرش کی حور ہو تم
شوخ جلوؤں کی قسم شعلۂ طور ہو تم - کوئی دیکھے تو کہنے لگتے ہیں جو ہو تم
پاس بیٹھی ہو مگر کس قدر دور ہو تم — چاندنی کا —

دن رات دہائی دیتے ہیں - یہ حال ہے ان دیوانوں کا
جہاں دیکھی کوئی صورت مچل بیٹھے ہی ہی ہی لیں گے
یہ حال ہے ان دیوانوں کا

جن کی خاطر غم سہیں اور رو رو جان گنوائیں
ہائے رے قسمت انہیں کے منہ سے دیوانے کہلائیں
کہ اب یہ حال ہے ان دیوانوں کا

ان عاشقوں کے ہاتھ سے ہے زندگی وبال
ان کا کریں خیال کہ اپنا کریں خیال
ہر لب ہے عرضِ شوق تو ہر آنکھ ہے سوال
یہ غم سے بے قرار ہیں۔ وہ درد سے نڈھال ۔ اب یہ حال ہے —
میری نیند گئی میرا چین گیا، وہ جو پہلے تھی تاب و توان گئی
یہی رنگ رہا یہی ڈھنگ رہا، تو یہ جان لو جان کہ جان گئی
یہ حال ہے ان دیوانوں کا

کسی کو خودکشی کا شوق ہو تو کیا کرے کوئی
دوا لے کر دے بیمار کو اچھا کرے کوئی
کوئی بے وجہ سر پھوڑے تو کیوں پروا کرے کوئی
کسی مجبورِ غم کا حال کیوں ایسا کرے کوئی
مزہ تو جب ہے کہ تم ہم تڑپا کر دیکھا کرے کوئی
مریں ہم اور تم پر کہ ہم پر خون کا دعوٰی کرے کوئی
جیتے بھی نہیں مرتے بھی نہیں بے چاروں کی حالت کیا کہیئے ۔ جیالری —
گانا ہم ۔ خدا نے سرزمیں زمیں ہے۔ زمین کی خاطر یہ جنگ کیوں ہے
ہر ایک فتح و ظفر کے دامن پر خونِ انساں کا رنگ کیوں ہے
زمیں بھی تیری ہے ہم بھی تیرے ۔ یہ ملکیت کا سوال کیا ہے
یہ قتل و خون کا رواج کیوں ہے ۔ یہ رسم جنگ و جدال کیوں ہے
جنہیں طلب ہے جہان بھر کی ۔ انہیں کا دل اتنا تنگ کیوں ہے

غریب ماؤں شریف بہنوں کو امن و عزت کی زندگی دے
جنہیں عطا کی ہے تُو نے طاقت انہیں ہدایت کی روشنی دے
سروں میں کبر و غرور کیوں ہے۔ دلوں کے شیشے پہ زنگ کیوں ہے
قضا کے رستے میں آنے والوں کو بچ کے آنے کی راہ دینا
دِلوں کے گلشن اُجڑ نہ جائیں محبتوں کو پناہ دینا
جہاں میں جشنِ وفا کے بدلے۔ یہ جشنِ تیر و تفنگ کیوں ہے
تمام گلزارِ آدمیت ہوس کے شعلوں میں جل رہا ہے
ہر ایک جذبہ ہر ایک رشتہ غرض کے سانچے میں ڈھل رہا ہے
یہ ڈھنگ ہے ناپسند تجھ کو تو اس جہاں کا یہ ڈھنگ کیوں ہے
عداوتوں سے بھری زمیں پر محبتوں کا رواج کر دے
ترے تو سب اختیار میں ہے۔ جو کل نہیں تھا وہ آج کر دے
بجھی ہوئی ہر نگاہ کیوں ہے۔ کٹی ہوئی ہر امنگ کیوں ہے

گانا ۷: حسن سے ہے دنیا حسیں عشق سے ہے دِل کا یقین
دِل کا یقین ——
یہ جو نہیں تو کچھ بھی نہیں
ہر دِل میں ہے اِک پردہ نشیں
حُسن کی انگڑائیاں ہیں نظارے ہیں ۔ ہیں نظارے ہیں —
عشق کی پرچھائیاں ہیں اشارے ہیں — ہیں اشارے ہیں —
ادھ کھلی کہیں اور ظاہر کہیں — ظاہر کہیں
او ۔ سوئے ہوئے ہوئے
روح کی تنہائیاں ان سے سجتی ہیں ۔ ان سے سجتی ہیں

خون میں شہنائیاں ان سے بجتی ہیں۔ ان سے بجتی ہیں
گاتی ہے نغمے ساری زمین — ساری زمین —
گاتی ہے نغمے ساری زمین
دھڑکنوں کی راگنی ان کے دم سے ہے۔ ان کے دم سے ہے
آنچلوں کی چاندنی ان کے دم سے ہے۔ ان کے دم سے ہے
چاہو تو لے لو جنت یہیں — جنت یہیں —
گانا :- نا۔ نا۔ نارے۔ نا تا۔ ہاتھ نہ لگانا
تو سے بار بار کہوں موہے نہ ستانا دونگی گاریاں
لڑکا :- روپ یہ سہانا — اس پہ یہ بانا
گوری گوری انکھیاں ہیں رنگ کا خزانہ — لاگے پیاریاں
لڑکی :- بھیا مورا گبرو ہے — سیاں مورا بانکا
جائیں گی کٹاریں نئے نئے مُڑ کے جو جھانکا
روئیے گا تو رگھرانا — نہ جان گنوانا
ایسے ہی بولوں میں بولوں ہیں دونگی گاریاں
لڑکا :- نینوں کی کٹاری لاگی من پہ دو دھاری
بے سُدھ کینوں ناری چھب نیاری۔ روپ جھلک دکھلانا۔ نہ جی ترسانا
او نہ بولو یہ بلیاں — نہ بولو بتیاں
لڑکی :- روپ کے خزانے پہ ہے میاں جی کا پہرہ
جیوے مورا پیاں جا سے پیار مورا گہرہ
تو ہے پردیسی انجانا بنا پہچانا
رنگین بولوں میں بولوں ہیں دونگی گاریاں۔ نا نا۔ نارے

گانا نمبر ۹: جو وعدہ کیا وہ نبھانا پڑیگا۔ روکے زمانہ چاہے روکے خدائی

ہم کو آنا پڑے گا ۔۔ جو وعدہ ۔۔

کبھی اہل دنیا یہ کہتے ہیں ہم سے۔ کہ آتا نہیں کوئی ملک عدم سے ۔ آ

آج ذرا شان وفا دیکھے زمانہ ۔۔ تم کو آنا ۔ جو وعدہ ۔۔

یہ مانا ہمیں جان سے جانا پڑے گا

پر یہ سمجھ لو تم نے جب بھی پکارا۔ ہم کو آنا پڑیگا۔ جو وعدہ ۔۔

ہم آتے رہے ہیں ہم آتے رہیں گے۔ محبت کی رسمیں نبھاتے رہیں گے ۔ آ

جان وفا تم دو سزا پھر کیا ٹھکانا۔ ہمکو آنا ۔ جو وعدہ ۔۔

گانا نمبر ۱۰۔ جو وعدہ کیا وہ نبھانا پڑیگا۔ روکے زمانہ چاہے روکے خدائی

ہم کو آنا پڑے گا ۔۔ جو وعدہ کیا ۔۔

یہ مانا ہمیں جان سے جانا پڑیگا۔ پر یہ سمجھ لو تم نے جب بھی پکارا

ہم کو آنا پڑے گا ۔۔ جو وعدہ ۔۔

بہت دن جی لگایا زمانے سے ہم نے

بہت وقت کاٹا بہانے سے ہم نے

جب سے ملے تم سے جیدا یہ دل نہ مانا

ہم کو آنا پڑے گا ۔۔ جو وعدہ ۔۔

ہماری کہانی تمہارا فسانہ ۔ ہمیشہ ہمیشہ کہیے کا زمانہ ۔ آ

کیسی وفا کیسی قضا ہم کو ہے آنا ۔ ہمکو آنا پڑیگا

جو وعدہ کیا ۔۔ روکے زمانا

ہم کو آنا پڑے گا

ختم شد

(الہ آباد پریس دہلی)